السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ایک دوست نے مجھ سے کچھ رقم کا مطالبہ کیا ہے کہ میں آپ کو کاروبار میں تو شریک نہیں کر سکتا البتہ ہر چھ ماہ بعد کل رقم کا پانچ فیصد ادا کرتا رہوں گا، کیا میرے لیے جائز ہے کہ طے شدہ منافع کے عوض میں اسے کاروبار کے لیے کچھ رقم دوں، کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں، کیا ایسا کرنا سود تو نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کاروبار کی کئی ایک صورتیں رائج ہیں، ایک یہ ہے کہ کوئی آدمی دوسرے کو سرمایہ فراہم کرتا ہے اور دوسرا اس سرمایہ سے کاروبار کرتا ہے، پھر ایک خاص شرح کے مطابق منافع میں دونوں شریک ہوتے ہیں، کاروبار کی اس شکل کو مضاربت کہتے ہیں، اس کے جواز میں کوئی شک نہیں ہے، لیکن صورت مسؤلہ میں کاروبار کی جو صورت بیان کی گئی ہے اس میں اور بینک کے سود میں کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ بینک صارفین کو رقم جمع کرانے کے بعد ایک طے شدہ شرح کے مطابق سود دیتا ہے جسے وہ منافع کا نام دیتے ہیں۔ کسی چیز کا نام بدل دینے سے اس کی حقیقت نہیں بدل جاتی، جس آدمی نے رقم فراہم کی ہے اسے چاہیے کہ کاروبار کے نفع اور نقصان میں برابر کا شریک ہو لیکن دی ہوئی رقم پر ایک خاص شرح کے مطابق ''نفع'' لینا خالص سود ہے۔ مثلاً اگر اس نے مبلغ پچاس ہزار روپیہ دیا ہے اور طے پایا ہے کہ چھ ماہ بعد اس رقم پر پانچ فیصد ''نفع'' دیا جائے گا، اس طرح چھ ماہ بعد پچاس ہزار کے ساتھ پانچ ہزار مزید شامل ہو جائے گا، اب اس کاروبار میں اور بینک کے سود میں کیا فرق ہے؟ ہمارے نزدیک اس انداز سے اپنی رقم پر خاص شرح فی صد کے اعتبار سے نفع لینا خالص سود ہے جسے ا تعالیٰ نے حرام کہا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ا تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال اور سود کو حرام کہا ہے۔'' [1] نیز فرمایا: ''اگر تم اس کاروبار سے باز نہیں آؤ گے تو ا اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ اور اگر اس سے توبہ کر لو تو تم صرف اپنے اصل زر کے حقدار ہو۔'' [2] بہر حال تجارت اور سود میں بہت فرق ہے، دو چیزیں تو بہت نمایاں ہیں۔

1) سود میں طے شدہ شرح کے مطابق منافع یقینی ہوتا ہے جبکہ تجارت میں نفع کے ساتھ نقصان کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

2) مضاربت کی شکل میں فریقین کو ایک دوسرے سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس میں مفاد مشترکہ ہوتا ہے جبکہ تجارتی سود میں سود خور کو محض اپنے مفاد سے غرض ہوتی ہے۔

صورت مسؤلہ میں طے شدہ شرح کے مطابق نفع لینا صریح سود ہے ایک مسلمان شخص کو اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

---

[1] البقرۃ: ۲۷۵/۲۔

[2] البقرۃ: ۲۷۹/۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 267

محدث فتویٰ